سوال

(15)جتھدین کے قول پر عمل کرنے سے آدمی گنہگار رہوتا ہے یا نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عبادات یا معاملات میں رسول اللہ ﷺ کے خلاف میں صحابہؓ کے یا مجتہدین کے قول پر عمل کرنے سے آدمی گنہگار رہوتا ہے یا نہیں؟

المستفتی میرپاپچھا میاں بن ابراہیم ساکن وانمباڑی

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ ہے کہ مخالفت رسول اللہ ﷺ کی ہر طرح ناجائز ہے اور گنہگار ہوگا، جیساکہ قرآن شریف سے ظاہر ہے ۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (ترجمہ) البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے بیچ رسول خدا کے پیروی اچھی فلا وربک لایؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم الخ (ترجمہ) پس قسم ہے پروردگار تیرے کی نہیں ایمان لاویں گے یہاں تک کہ بنائیں تجھ کو بیچ اس چیز کے کہ پڑے جھگڑا درمیان ان کے ۔

(سید محمد نذیر حسین)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ساز آباد خدایا دل ویرانے را

یا مدہ مہر بتان ہیچ مسلمانے ر

مخفی نہ رہے کہ حقیقت تقلید کی علمائے حنفیہ متاخرین کے نزدیک عبارت اس سے ہے کہ کلام کسی غیر معصوم کا اپنے اوپر بلا دلیل شرعی کے لازم کرلینا اور اس کو مستحکم پکڑنا، حالانکہ یہ طریق مذموم تشریع جدید مخالف حکم خدا تعالیٰ ہے ۔ اس لیے کہ بندگان خدا مامور و مجبور ہیں اوپر التزام احکام و کلام خدا و رسول کے ہیں، نہ غیر کے چنانچہ سورہ یوسف وغیرہ میں خدا فرماتا ہے ۔ ان الحکم الا للہ (حکم صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے) اسی التزام کلام غیر پر اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کو الزام دیا اور رد کیا، چنانچہ سورہ توبہ میں فرماتا ہے اتخذوا[1] احبارھم علماء الیہود ورھبانھم عباد النصاری ارباب من دون اللہ۔ کذافی التفسیر الجلالین والتفسیر البیضاوی والتفسیر الکبیر وغیرہ پس عباد اللہ پر اطاعت خدا و رسول کی واجب ہے نہ غیر

کی۔ چنانچہ خدا تعالیٰ سورہ محمدؐ میں فرماتا ہے۔ اطیعوا[2] اللہ واطیعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالکم اور سورہ نسا میں فرماتا ہے۔ اطیعوا[3] اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شئ فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الاخر الآیۃ اور بغور ملاحظہ کرو کہ مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی تحت اسی آیت مذکورہ کے تفسیر عزیزی میں فرماتے ہیں کہ

اطاعت[4] امام مشروط و مقید است بہماں چیزہا کہ معصیت اینہا از شرع معلوم نہ باشد والا اطاعت فرض نما ماند و رجوع باحکام قرآن و اوامر و نواہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باید نمود۔

اور اسی طرح تفسیر عزیزی مطبوعہ لکھنؤ صفحہ 410 میں مولانا علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں :

آیت ''بلکہ ہم نے اسی طریقہ پر اپنے باپ دادا کو پایا'' کے تحت لکھتے ہیں کہ اس آیت میں دو طرح سے تقلید کا ابطال ہے، پہلا یہ کہ مقلد سے پوچھنا چاہیے کہ جس کی تو تقلید کرتا ہے وہ محقق ہے یا نہیں؟ اگر محققق نہیں ہے، تو اس کی تقلید کیوں کرتا ہے؟ اور اگر اس کو محقق سمجھتا ہے تو کس طرح سمجھتا ہے کیا کسی کے بتانے سے یا از خود، اگر کسی کے بتانے سے اس کو محقق سمجھتا ہے تو پھر یہی سوال اس کے متعلق ہوگا اور اس طرح دور لازم آئے گا اور اگر تو اپنی عقل سے سمجھتا ہے کہ وہ محقق ہے تو اس عقل کو تو معرفت حق میں کیوں خرچ نہیں کرتا اور کیوں اپنے لئے تقلید کی عار گوارا کرتا ہے۔

دوسرا اس طریق سے کہ جس کی تو تقلید کرتا ہے اس نے بھی یہ مسئلہ کسی دلیل سے حاصل کیا ہے یا کسی کی تقلید سے، تو اگر وہ بھی کسی کی تقلید کرتا ہے تو تو اور وہ برابر ہوں گے، اس کے لیے وجہ ترجیح کیا ہے کہ تو اس کی تقلید کرے اور اگر اس نے اس کو دلیل سے معلوم کیا ہے تو اس کی تقلید تو یہ ہے کہ تو بھی اس کو دلیل سے معلوم کرے ورنہ تو اس کا مقلد نہیں ہوگا، بلکہ مخالف ہوگا اور اگر تو بھی دلیل سے معلوم کرے گا تو تقلید ضائع ہو جائے گی۔

تمام ہوئی عبارت تفسیر عزیزی، اور اسی طرح امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں، تم بھی تفسیر عزیزی اور تفسیر کبیر کو بچشم خود دیکھنا کہ تم کو یقین ہو جائے۔ شنیدہ کے بود مانند دیدہ

تم لوگ ادنٰی دنیا کے مقدمہ کے لیے تو لندن پہنچتے ہو اور مقدمہ دین متعین سے سراسر غافل نہاد ہو۔ غم دین خور کہ غم، غم دین است

اور مضمون اس آیت کریمہ ماذا اجبتم المرسلین سے تم سے قیامت میں پرسش ہوگی، الحمدللہ کہ درین ولایت تین ترجمہ کا قرآن شریف چھپ گیا اور قیمت اس کی تین روپے یا چار روپے ہے اور خداوند کریم سورہ قمر میں فرماتا ہے ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مذکر الآیۃ (ترجمہ) اُردو میں ہے اس کے معنی سے واقف ہو جاؤ اور ہم ایسے مقلد مثل شتر بے مہار کے نہیں ہیں کہ ہر کسی کی بات بلا دلیل مان لیں ہم تو رعیت اور محکوم خدا اور رسول کے ہیں، چنانچہ سورہ حشر میں فرماتا ہے۔ وما[5] اٰتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا۔

خیالات نادان خلوت نشین

بہم بر کنند عاقبت کفر و دین

علامہ محب اللہ بہاری اپنی کتاب اصول مسلم الثبوت میں فرماتے ہیں۔ لا[6] واجب الا ما اوجبہ اللہ تعالیٰ لہ ولم یوجب علی احد ان یتمذہب بمذہب رجل من الائمۃ فایجابہ تشریع شرع جدید انتہی ما فی مسلم الثبوت و شرحہ لمولانا بحر العلوم اللکھنوی۔ اور امام ابو حنیفہ مجتہد مطلق بلا ریب ہیں، لیکن یہ بھی ان کے ساتھ دامن گیر ہے کہ المجتہد یصیب و یخطی اسی بنا پر مصر موزوں ہے۔

متاع نیک ہر دکان کہ باشد

اور جس قیاس کا مقیس علیہ امر واقع ہے وہ قیاس صحیح اور قابل عمل ہے اور جس کا مقیس علیہ صحیح اور امر واقع نہیں ہے وہ حجت اور قابل عمل نہیں، یہ چند سطریں بطور نمونہ مشتے از خروارے پیش نظر مولوی اجیر الحق صاحب نشو نما ہوں گی۔

اندکے باتو بگفتم وبدل ترسیدم

کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیاراست

زیادہ سلام خیر الختام (سید محمد نذیر حسین)

---

[1] انہوں نے اپنے علماء اور پیروں کو خدا کے سوا اپنا رب بنالیا۔

[2] اللہ ورسول کی اطاعت کرو، اور اپنے اعمال ضائع نہ کرو۔

[3] اللہ ورسول اور اپنے حاکموں کی اطاعت کرو اگر کسی چیز میں تمہارا اختلاف ہوجائے تو اس کا فیصلہ اللہ ورسول سے کرالو، اگر تم اللہ وقیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔

[4] امام کی اطاعت ان چیزوں کے ساتھ مشروط ہے جن میں گناہ کا علم نہ ہو، ورنہ اطاعت فرض نہیں رہے گی اور قرآن وحدیث کی طرف رجوع کرنا فرض ہوجائے گا۔

[5] جو تم کو رسول دے اسے لے لو، اور جس سے منع کرے باز آجاؤ۔

[6] واجب صرف وہی ہے، جسے اللہ نے اپنے بندوں پر واجب کیا ہے اور اللہ نے کسی آدمی پر یہ واجب نہیں کیا کہ کسی خاص آدمی کا مذہب اختیار کرے اور اس کو خود واجب کرلینا، اس کی ایک خودساختہ شریعت ہے۔

فتاوی نذیریہ

جلد01